اسلامی نظریہ اور ثقافت

قوم کیا ہوتی ہے ؟ تہذیب و تمدن کیا ہے ؟اور ثقافت کسے کہتے ہیں ؟ ہر قوم کا ایک نظریہ حیات ہوتا ہے وہی اس کا فلسفہ ہے اور اسی کے تحت اس کی ثقافت پنپتی ہے۔ قوم کیا ہے ؟ قوم افراد کے مجموعے کا نام ہے اور ملت کیا ہے ؟ کسی ایک سوچ، فکر یا نظریے پر متفق ہو جانے کا نام ملت ہے۔یعنی پاکستانی قوم کے مسلمان لوگ،افغانستان،ہندوستان،ایران،عراق،عرب،افریقہ،یورپ و امریکہ اور مشرق بعید غرض کہ دنیا بھر کے مسلمان ایک ہی نظریہ حیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ گو کہ وہ الگ الگ پہچان بھی رکھتے ہیں لیکن ایک نظریے کے قائل ہونے کی وجہ سے ملتِ واحدہ ہیں۔،اور لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ان سب کا نظریہ حیات ہے۔یہ کلمہ صرف عربی زبان کا ایک جملہ نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطہ ءحیات ہے۔اسلام اپنے ماننے والوں کو پیدائش سے لے کر مرنے تک بلکہ بعد از موت بھی زندگی گزارنے کی مکمل رہنمائی دیتا ہے اور اسی کے تحت ہی مسلمانوں کی ثقافت ہے مصریوں کی ثقافت فرعونی تہذیب نہیں بلکہ محمدی اور مصطفوی کلچر ہے۔ہندوستانی اور پاکستانی تہذیب گندھارا کے نہیں بلکہ مدینے کے چاند کے غلام ہیں۔ایران والے ایرانی سکندر کے یا نوشیر واں کے سپوت نہیں ہیں بلکہ محمد عربی کے کلمہ گو ہیں۔یہ سب باہم یک جان و یک قالب والی بات ہے۔ایک نظریے کے حامل ہونے کے ناطے باہم ایک امت ہیں۔اقبال نے کہا تھا۔

بتانِ رنگ و خون کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا

نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

آج اگر ہم اپنے گردو پیش کا جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہمسایہ ملک ہندوستان میں نیشنل اِزم(قومیت) کا بہت پرچار کیا جاتا ہے۔ وہاں جمہوریت ہے۔ جس کے بل بوتے پر وہ بے شمار مذاہب کے لوگوں اور بہت سے صوبوں پر ایک وقت میں حکمرانی کرتے نظر آتے ہیں۔بظاہر وہ سب کو برابر کہتے ہیں لیکن ان کا میڈیا اور حکمران سوائے ہندؤوں کے کسی بھی مذہب کے لوگوں یا قوم کے لوگوں کے ساتھ ہونے والے غیر مساوی سلوک کی حقیقی عکاسی نہیں کرتے۔ وہ بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کرنے والی قوم ہے۔ وہ میڈیا اور فلموں،ڈراموں کے ذریعے،سب اچھا ہے،کا مظاہرہ کر کے جمہوریت اور قومیت کو فروغ دیتے ہیں۔ان کے ہر پروگرام،ہر ڈرامہ اور ہر فلم میں ہندو مذہب کا کھلم کھلا پرچار ہوتا ہے اور ہزاروں سال پرانی برھمو سماج کی تہذیب کی نمائندگی کی جاتی ہے۔ وہاں مغربیت کا عفریت بھی دندناتا نظر آتا ہے اور بچوں کے ذہن میں یہ گھول کر ڈالا جاتا ہے کہ ہم پہلے ہندوستانی ہیں پھر ہمارا کوئی دین یا مذہب ہے۔یہ بعد کے معاملات ہیں۔ ہمیں انڈین ہونے پر فخر ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کے معاملے میں ان کے بچوں کو پرتھوی راج چوہان ٹی وی ڈرامے جیسے افکار کی روشنی میں پروان چڑھایا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان سونے کی چڑیا تھی۔ یہاں ڈاکو لوگ اسے لوٹنے کے لیے آتے تھے۔لیکن یہ نہیں بتایا

جاتا کہ یہاں تو پانچ ذات پات کے لوگ بستے تھے۔ تین ذاتوں کے پاس تو جینے کا حق بھی نہیں تھا۔انسانیت سسک سسک کر اور بلک بلک کر تڑپ رہی تھی ۔اور پھر انہی ڈاکوؤں نے یہ ظلم کا طلسم توڑا اور ہندوستان کو ایک اکائی میں پرو دیا۔اور پنچ ذات کے لوگوں کو بھی انسان ہونے کا احساس ملا اور وہ بھی دوسری اقوام کے برابر ہو گئے۔ ہر مذہب کے نمائندے کو اپنے اپنے انداز میں عبادت و پوجا کا کھلا اختیار بھی انہی ڈاکوؤں نے دیا۔ ستی کی رسم کو بھی مسلمانوں نے ختم نہ کروایا۔ کیونکہ یہ ہندوؤں کے مذہب کا حصہ تھا اور وہ انگریز جس کی پوجا کا درس دیا جاتا ہے اس نے آتے ہی ستی کی رسم پر پابندی لگا دی۔ پھر بھی ہندوستان قومیت اور جمہوریت کے نام پر ہندوانہ ذہنیت کو پروان چڑھانے میں بیش بہا کام کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ ان کا نظریہ حیات ہے، مکاری، عیاری اور جھوٹ و فریب ان کا ہتھیار ہے۔ان کی ثقافت میں جہاں بدن کے چھپانے کا کوئی اصول نہیں۔ وہیں سچ بولنے کا بھی کوئی رواج نہیں۔ یہی ان کی تہذیب، ثقافت اور کلچر ہے۔ ثقافت اور کلچر کا دار و مدار کسی قوم کے نظریہ حیات بعد از موت پر ہوتا ہے۔ مثلاً جب مکہ کے مشرکین اسلام کو تسلیم نہ کرتے تھے تو ان کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ نظریہ حیات بعد از موت تھا۔ان کے نزدیک کوئی آخرت نہ تھی۔ وہ حیات بعد از موت کے قائل نہ تھے۔ان کے پیش نظر برے اعمال کی بری سزا اور عدل و انصاف کے نیک کاموں کی اچھی جزا کا کوئی تصور نہ تھا۔ان کا عقیدہ تھا کہ اس دنیا میں آئے۔ جئے، بسے، عیش کی اور کہانی ختم، حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے اصل کہانی شروع ہی مرنے کے بعد ہوتی ہے۔ حساب و کتاب کے معاملات ہیں اور اسی حیات بعد از موت کے نظریے میں مسلمانوں کی ثقافت چھپی ہوئی ہے ۔

پردہ کا حکم اور گانے بجانے کی ممانعت اسی نظریے کو سامنے رکھتے ہوئے ہی ہے۔اگر یہ ہندوستان کی قدیم روایت ہے کہ نیم عریاں ہو کر فحش کلام گاؤ اور ڈھول کی تھاپ پر ناچو تو یہ جہالت کے دور کی روایت تھی اس سے مسلمان ثقافت پر یہ اثر تو ہرگز نہیں پڑتا کہ ہم ہندوستانی تھے اور یہ میراثیوں کا ناچ گانا ہماری ثقافت کا حصہ ہیں۔ جب ہمارا نظریہ حیات و موت ہی ان سے مختلف ہے جن کی یہ رسم تھی تو ہمیں ان سے کیا علاقہ۔ ناچ گانے کا یہ شیطانی فعل تو ہندومت کا حصہ ہے وہ تو اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے۔ان کے قدیم مندروں میں بھی اس کا خاطر خواہ انتظام ہوتا تھا۔ داسیاں اور پنڈت لوگ اس فعل قبیح کے روح رواں ہوتے تھے۔ ہم محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ آقا کریم ﷺ نے تو ڈھول باجے کو توڑ دینے کا حکم دیا اور ان سے نفرت کا اظہار فرمایا تھا اور ان سے منع کیا تھا۔ آج ہم کس کافرانہ ذہنیت کے غلام ہو گئے ہیں کہ دنیا کے عظیم ترین انسان کے احکامات کا بھول کر رسموں رواجوں کو نبھانے چل دیئے ۔

یہ ہندوستان کا عالم ہے۔ چین و جاپان یا مغرب کے کسی بھی ملک کو دیکھ لیں اُن کے نظریے میں بھی وطن ہی کو اولیت حاصل ہے اور وہ بھی صرف وطن کے لیے کٹ مرنے کو تیار ہیں اور ان کی مقامی رسمیں بھی ہیں کچھ وطن کے لحاظ سے اور کچھ مذہب کے لحاظ سے۔ لیکن عالمگیر فکر کا حامل صرف دین اسلام ہے مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں وہ مقامی ثقافت سے مبرا ہیں وہ مصطفوی کلچر کے نمائندے ہیں اور دین اسلام کے محافظ ہیں۔ وہ حیات بعد از موت کے نظریے کے مطابق اپنی ثقافت کے علمبردار ہیں۔ان کی تہذیب و تمدن مدنی ہے اور اسلام ان کی پہچان ہے جو کہ مکمل ضابطہ حیات ہے، دین فطرت ہے اور امن و آشتی کا علم بردار ہے ۔